بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحجۃ

خلافت رسالت نبوت، امامت

ترجمہ اصول کافی جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمتہ

ترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دو صد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ناشر ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

مطبع ________ قریشی آرٹ پریس

کتابت ________ سید محمد رضا زیدی

ہدیہ ________ ۲۰۰ روپے

سال اشاعت ________ مارچ ۲۰۰۴ء

عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ الْمُخْتَارِ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : لَوْ كَانَ لِأَلْسِنَتِكُمْ أَوْكِيَةٌ[٣] لَحَدَّثْتُ كُلَّ امْرِىءٍ بِمَا لَهُ وَ عَلَيْهِ .

١۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اگر تمہاری زبانوں پر بندش نہ ہوتی تو ہر شیعہ کو ہم اس کے نفع ونقصان کی خبر دے دیتے۔

٢ ــ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُسْكَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بَصِيرٍ يَقُولُ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام : مِنْ أَيْنَ أَصَابَ أَصْحَابَ عَلِيٍّ مَا أَصَابَهُمْ مَعَ عِلْمِهِمْ بِمَنَايَاهُمْ وَبَلَايَاهُمْ ؟ قَالَ : فَأَجَابَنِي ـ شِبْهَ الْمُغْضَبِ ـ : مِمَّنْ ذٰلِكَ إِلَّا مِنْهُمْ ؟! فَقُلْتُ : مَا يَمْنَعُكَ جُعِلْتُ فِدَاكَ ؟ قَالَ : ذٰلِكَ بَابٌ اُغْلِقَ إِلَّا أَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا فَتَحَ مِنْهُ شَيْئاً يَسِيراً ثُمَّ قَالَ : يَا أَبَا مُحَمَّدٍ ! إِنَّ اُولٰئِكَ كَانَتْ عَلَىٰ أَفْوَاهِهِمْ أَوْكِيَةٌ .

٢۔ ابوبصیر کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اصحاب علی (حجر بن عدی و رشید ہجری وغیرہ) کو باوجودیکہ وہ اپنی موت اور مصیبتوں کا علم رکھتے تھے کس وجہ سے ان کو وہ مصیبتیں پہنچیں، جو پہنچیں، حضرت نے غضبناک لہجے میں جواب دیا کہ اس کے باعث وہ لوگ ہوئے (یعنی دشمنان اہل بیت ابن زیاد و حجاج وغیرہ) ہم نے کہا۔ پھر آپ اپنے دوستوں کو کیوں نہیں آگاہ کرتے، فرمایا علیؑ کے بعد یہ دروازہ بند ہو گیا تھا لیکن بعد میں حسین بن علی علیہ السلام نے تھوڑا سا اسے کھولا۔ اے ابومحمد (کنیت ابوبصیر) وہ ایسے لوگ تھے کہ ان کی زبانوں پر مہر تھی (یعنی وافشائے راز نہیں کرتے تھے) اسی لئے امام حسینؑ نے اپنے اصحاب کو آنے والی مصیبت سے آگاہ کر دیا تھا۔

اکیاونواں باب

امر دین کی تفویض رسول اللہ صلعم اور آئمہ علیہم السلام کو

(بَابُ) ٥١

التَّفْوِيضِ إِلَىٰ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَإِلَى الْأَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فِي أَمْرِ الدِّينِ

١ ــ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي زَاهِرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَىٰ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ النَّحْوِيِّ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَىٰ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ:

إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَدَّبَ نَبِيَّهُ عَلىٰ مَحَبَّتِهِ فَقٰالَ : «وَإِنَّكَ لَعَلىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ» ثُمَّ فَوَّضَ إِلَيْهِ فَقٰالَ عَزَّ وَجَلَّ : «وَمٰا آتٰاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَ مٰا نَهٰاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا» وَقٰالَ عَزَّ وَجَلَّ : «مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطٰاعَ اللهَ» [قٰالَ :] ثُمَّ قٰالَ : وَ إِنَّ نَبِيَّ اللهِ فَوَّضَ إِلىٰ عَلِيٍّ وَائْتَمَنَهُ فَسَلَّمْتُمْ وَجَحَدَ النّٰاسُ فَوَاللهِ لَنُحِبُّكُمْ أَنْ تَقُولُوا إِذٰا قُلْنٰا وَأَنْ تَصْمُتُوا إِذٰا صَمَتْنٰا وَنَحْنُ فِيمٰا بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ، مٰا جَعَلَ اللهُ لِأَحَدٍ خَيْراً فِي خِلاٰفِ أَمْرِنٰا .

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحٰابِنٰا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرٰانَ ، عَنْ عٰاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحٰاقَ قٰالَ : سَمِعْتُ أَبٰاجَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ ـ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرت کو یہ کہتے سنا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت کے سبب تربیت کی اپنے رسولؐ کی اور فرمایا سورۂ نون میں۔ اے رسولؐ بے شک تم خلق عظیم پر فائز ہو، پھر امر دین ان کے سپرد کیا۔ اور فرمایا۔ جو رسول تم کو دیں اسے لے لو اور جس امر سے منع کریں اس سے باز رہو، خدا فرماتا ہے جس نے رسولؐ کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ پھر فرمایا، رسولؐ نے امرِ دین اپنے بعد علیؑ کے سپرد کیا اور ان کو امین بنایا۔ پس تم نے ان کو مان لیا۔ لیکن اور لوگوں نے انکار کیا۔ ہم تم سے یہ چاہتے ہیں کہ جب ہم کہیں تو تم بھی کہو اور جب ہم چپ رہیں تو تم بھی چپ رہو۔ ہم تمہارے اور اللہ کے درمیان واسطہ ہیں، خدا نے ہماری مخالفت میں کسی کے لئے بہتری نہیں رکھی۔

۲ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرٰاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عِمْرٰانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ بَكّٰارِ بْنِ بَكْرٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَشْيَمَ قٰالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتٰابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَأَخْبَرَهُ بِهٰا ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهِ دٰاخِلٌ فَسَأَلَهُ عَنْ تِلْكَ الْآيَةِ فَأَخْبَرَهُ بِخِلاٰفِ مٰا أَخْبَرَ [بِهِ] الْأَوَّلَ فَدَخَلَنِي مِنْ ذٰلِكَ مٰاشٰاءَ اللهُ حَتّٰى كَأَنَّ قَلْبِي يُشْرَحُ بِالسَّكٰاكِينِ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي : تَرَكْتُ أَبٰاقَتٰادَةَ بِالشّٰامِ لاٰيُخْطِئُ فِي الْوٰاوِ وَ شِبْهِهِ وَ جِئْتُ إِلىٰ هٰذٰا ، يُخْطِئُ هٰذَا الْخَطٰاءَ كُلَّهُ ، فَبَيْنٰا أَنٰا كَذٰلِكَ إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ آخَرُ فَسَأَلَهُ عَنْ تِلْكَ الْآيَةِ فَأَخْبَرَهُ بِخِلاٰفِ مٰا أَخْبَرَنِي وَ أَخْبَرَ صٰاحِبَيَّ ، فَسَكَنَتْ نَفْسِي فَعَلِمْتُ أَنَّ ذٰلِكَ مِنْهُ تَقِيَّةٌ ، قٰالَ : ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقٰالَ لِي : يَا ابْنَ أَشْيَمَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ فَوَّضَ إِلىٰ سُلَيْمٰانَ بْنِ دٰاوُدَ فَقٰالَ : «هٰذٰا عَطٰاؤُنٰا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسٰابٍ» وَفَوَّضَ إِلىٰ نَبِيِّهِ صلى الله عليه وآله فَقٰالَ : «مٰا آتٰاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمٰا نَهٰاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا» فَمٰا فَوَّضَ إِلىٰ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فَقَدْ فَوَّضَهُ إِلَيْنٰا .

۲۔ ابن اشیم سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں تھا کہ ایک شخص آیا اور قرآن کی ایک آیت

کے متعلق پوچھا۔ آپؑ نے اسے جواب دیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک دوسرا آیا۔ اس نے بھی اسی آیت کے متعلق پوچھا۔ آپؑ نے اسے دوسرا جواب دیا ——————— مجھے اس واقعہ سے اتنا صدمہ پہنچا گویا کسی نے میرے قلب کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے میں نے اپنے دل میں کہا میں نے شام میں ابو قتادہ کو لکھا کہ وہ ایک واؤ وغیرہ کی غلطی نہیں کرتا اور ایک یہ ہیں کہ انھوں نے غلطی پر غلطی کی ابھی میں اس خیال میں تھا کہ ایک شخص اور آیا اور اس نے بھی اس آیت کے متعلق پوچھا۔ آپ نے اس کو جو جواب دیا وہ پچھلے دونوں جوابوں کے خلاف تھا اب میرے نفس کو سکون حاصل ہوا اور میں نے یہ جانا کہ یہ از روئے تقیہ جواب دیئے گئے ہیں۔ اب حضرت میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا۔ اے ابن اشیم اللہ تعالیٰ نے سلیمان بن داؤد کو دنیوی جاہ سپرد کر کے فرمایا تھا یہ ہماری بخشش ہے چاہے کو کسی کو دے کر اس پر احسان رکھو چاہے اُسے بغیر حساب روکے رہو (یعنی اس سلطنت کی کوئی اہمیت نہ تھی) اور رسولؐ کے سپرد وہ روحانی حکومت کی جس کے متعلق خدا فرماتا ہے جو تمہیں رسولؐ دے دبلے چون وچرا) اُسے لے لو، اور جس سے منع کرے اس سے باز رہو۔ پس جس طرح (امر دین میں حکومت مطلقہ) رسولؐ کو خدا نے یہ حکومت سپرد کی اسی طرح ہم کو بھی ہے۔ مقصد یہ ہے کہ امر دین ہمارے سپرد ہے ہم جو مصلحت سمجھتے ہیں کرتے ہیں۔

٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَجَّالِ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ ، عَنْ زُرَارَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاجَعْفَرٍ وَأَبَاعَبْدِاللهِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يَقُولَانِ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فَوَّضَ إِلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ أَمْرَ خَلْقِهِ لِيَنْظُرَ كَيْفَ طَاعَتُهُمْ ، ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ : «مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا».

٣۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادقؑ سے سنا کہ امر حق اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے سپرد کیا تاکہ وہ ان کی اطاعت کو دیکھیں پھر یہ آیت پڑھی۔ رسولؐ جو کچھ تم کو دیں لے لو۔ اور جس امر سے منع کریں اس سے باز رہو۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ لِبَعْضِ أَصْحَابِ قَيْسِ الْمَاصِرِ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَدَّبَ نَبِيَّهُ فَأَحْسَنَ أَدَبَهُ فَلَمَّا أَكْمَلَ لَهُ الْأَدَبَ قَالَ : «إِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ» ، ثُمَّ فَوَّضَ إِلَيْهِ أَمْرَ الدِّينِ وَالْأُمَّةِ لِيَسُوسَ عِبَادَهُ ، فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ : «مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا» وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ كَانَ مُسَدَّداً مُوَفَّقاً مُؤَيَّداً بِرُوحِ الْقُدُسِ ، لَا يَزِلُّ وَلَا يُخْطِئُ فِي شَيْءٍ مِمَّا يَسُوسُ بِهِ الْخَلْقَ ، فَتَأَدَّبَ بِآدَابِ اللهِ ، ثُمَّ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ الصَّلَاةَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ ، عَشْرَ رَكَعَاتٍ ، فَأَضَافَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ إِلَى الرَّكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ وَإِلَى الْمَغْرِبِ رَكْعَةً فَصَارَتْ عَدِيلَ الْفَرِيضَةِ لَا يَجُوزُ تَرْكُهُنَّ إِلَّا فِي سَفَرٍ وَأَفْرَدَ الرَّكْعَةَ فِي الْمَغْرِبِ فَتَرَكَهَا قَائِمَةً فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ فَأَجَازَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ ذٰلِكَ كُلَّهُ فَصَارَتِ الْفَرِيضَةُ سَبْعَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ، ثُمَّ سَنَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ النَّوَافِلَ

أَرْبَعاً وَثَلاثِينَ رَكْعَةً مِثْلَيِ الْفَرِيضَةِ فَأَجازَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ ذٰلِكَ وَالْفَرِيضَةُ وَالنّافِلَةُ إِحْدىٰ وَخَمْسُونَ رَكْعَةً مِنْها رَكْعَتانِ بَعْدَ الْعَتَمَةِ جالِساً تُعَدُّ بِرَكْعَةٍ مَكانَ الْوِتْرِ وَ فَرَضَ اللهُ فِي السَّنَةِ صَوْمَ شَهْرِ رَمَضانَ وَسَنَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ صَوْمَ شَعْبانَ وَ ثَلاثَةَ أَيّامٍ فِي كُلِّ شَهْرٍ مِثْلَيِ الْفَرِيضَةِ فَأَجازَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ ذٰلِكَ وَ حَرَّمَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْخَمْرَ بِعَيْنِها وَ حَرَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمُسْكِرَ مِنْ كُلِّ شَرابٍ فَأَجازَ اللهُ لَهُ ذٰلِكَ كُلَّهُ وَعافَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَشْياءَ وَ كَرِهَها وَلَمْ يَنْهَ عَنْها نَهْيَ حَرامٍ إِنَّما نَهىٰ عَنْها نَهْيَ إِعافَةٍ وَ كَراهَةٍ ، ثُمَّ رَخَّصَ فِيها فَصارَ الْأَخْذُ بِرُخَصِهِ واجِباً عَلَى الْعِبادِ كَوُجُوبِ ما يَأْخُذُونَ بِنَهْيِهِ وَعَزائِمِهِ وَلَمْ يُرَخِّصْ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِيما نَهاهُمْ عَنْهُ نَهْيَ حَرامٍ وَ لا فِيما أَمَرَ بِهِ أَمْرَ فَرْضٍ لازِمٍ فَكَثِيرُ الْمُسْكِرِ مِنَ الْأَشْرِبَةِ نَهاهُمْ عَنْهُ نَهْيَ حَرامٍ لَمْ يُرَخِّصْ فِيهِ لِأَحَدٍ وَلَمْ يُرَخِّصْ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَحَدٍ تَقْصِيرَ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ ضَمَّهُما إِلىٰ ما فَرَضَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ، بَلْ أَلْزَمَهُمْ ذٰلِكَ إِلْزاماً واجِباً ، لَمْ يُرَخِّصْ لِأَحَدٍ فِي شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ إِلَّا لِلْمُسافِرِ وَ لَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يُرَخِّصَ [شَيْئاً] ما لَمْ يُرَخِّصْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، فَوافَقَ أَمْرُ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَمْرَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَنَهْيُهُ نَهْيَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ وَجَبَ عَلَى الْعِبادِ التَّسْلِيمُ لَهُ كَالتَّسْلِيمِ لِلّٰهِ تَبارَكَ وَتَعالىٰ .

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے سنا کہ امام جعفر صادقؑ نے اپنے ایک صحابی قیس بن عامر سے فرمایا کہ خدا نے ادب سکھایا اپنے نبی کو اور بہت اچھا ادب سکھایا۔ پس جب ادب میں کمال حاصل ہوا تو فرمایا بے شک تم خلقِ عظیم پر ہو پھر امرِ دین اور اُمت کو حضرت کے سپرد کیا تاکہ وہ خدا کے بندوں پر حکومت کریں۔ پس خدا نے فرمایا جو کچھ رسول تمہیں دے اسے لے لو اور جس سے روکیں اس سے باز رہو بے شک رسول اللہ راست پر تھے توفیق دیئے ہوئے تھے اور ان میں روح القدس کی تائید حاصل تھی سیاست خلق وہدایت مخلوق کے متعلق نہ ان سے کوئی لغزش سرزد ہوئی اور نہ کوئی خطا پس حضرت نے لوگوں کو آدابِ الٰہی کی تعلیم دی۔ پھر خدا نے فرض کیں نماز کی دو رکعت (پانچ وقت میں) کل دس رکعت، رسول اللہ نے دو رکعتوں کے ساتھ دو دو رکعتوں کا اور اضافہ کیا اور مغرب کی نماز میں ایک رکعت جو فریضہ کی مثل قرار پائیں جن کا ترک کرنا جائز نہیں سوائے سفر کے اور مغرب کی نماز میں جو ایک رکعت کا اضافہ ہوا تھا سفر میں وہ باقی رہا۔ اس صورت میں سترہ رکعتیں فرض ہوئیں پھر رسول اللہ نے سنتیں قرار دیں ۳۴ رکعتیں یعنی فرض رکعتوں سے دوگنی، خدا نے ان کو اس کی اجازت دی، فریضہ و نافلہ مل کر ۵۱ رکعتیں ہو گئیں ان میں سے دو رکعت بعد نماز عشا بیٹھ کر پڑھی جاتی ہیں۔ بجائے نماز وتر اور فرض کیا اللہ نے ماہ رمضان کے روزوں کو اور رسول اللہ نے سنت قرار دیا ماہ شعبان کے روزوں کو اور تین دن ہر ماہ میں (یعنی بقیہ دس ماہ میں) اس طرح سنت روزے فرض سے دو حصے زیادہ ہو گئے۔ پھر خدا نے اس کی اجازت دی، پھر خدا نے حرام کیا شراب کو اور رسول اللہ نے حرام کہا ہر نشہ دینے والی چیز کو خدا نے اس

کو منظور کیا بعض چیزوں کو رسول اللہ نے مکروہ قرار دیا۔ لیکن یہ نہی ایسی نہیں جیسی حرام کے لئے۔ نہی ہے مگر وہ نہی از روئے ناخوشی و کراہت ہے بعض چیزوں کی رسول اللہ نے اجازت دی ہے تو ان کا بجا لانا بندوں پر اسی طرح ہے جیسے واجب کا ہو اور نہیں اجازت دی رسول اللہ نے اس کے کرنے کی جس سے روکا ہے نہی حرام کی طرح، اسی طرح جس کا حکم دیا ہے فرض لازم کی طرح اس کے خلاف کرنے کی، پس پینے کی بہت سی نشہ آور چیزیں ہیں جن سے نہی حرام کی رسولؐ اللہ نے روکا ہے ابد کسی کو اس کے بجالانے کی اجازت نہیں دی۔ اسی طرح حضرت نے نہیں اجازت دی ان دو رکعتوں کے کم کرنے کی جن کو اللہ کی فرض کی ہوئی رکعتوں کے ساتھ ملا دیا ہے بلکہ ان کو واجب قرار دے دیا ہے کسی کو ان کے کم کرنے کا حق نہیں۔ سوائے مسافر کے کوئی مجاز نہیں اس امر کا کہ جس کی اجازت رسول اللہ نے نہیں دی اس کو بجالائے پس رسول اللہ کا حکم خدا کے حکم کی طرح، اور ان کی نہی، نہی خدا کی مثل ہے ہر حکم و نہی رسولؐ کو اسی طرح قبول کر لینا چاہیئے جیسے خدا کے امر و نہی کو۔

٥ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ زُرَارَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاجَعْفَرٍ وَ أَبَاعَبْدِاللهِ عليهما السلام يَقُولَانِ: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى فَوَّضَ إِلَى نَبِيِّهِ
صلى الله عليه وآله أَمْرَ خَلْقِهِ لِيَنْظُرَ كَيْفَ طَاعَتُهُمْ، ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ «مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَ مَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا». حشر ۵۹/۷

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَجَّالِ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ زُرَارَةَ مِثْلَهُ.

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام سے سنا کہ امر خلق کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے سپرد کر دیا تاکہ وہ ان کی اطاعت کو دیکھیں پھر یہ آیت پڑھی رسولؐ جو کچھ تم کو دیں اسے لے لو اور جس امر سے روکیں اس سے باز رہو۔

٦ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَدَّبَ نَبِيَّهُ صلى الله عليه وآله فَلَمَّا انْتَهَى بِهِ إِلَى مَا أَرَادَ، قَالَ لَهُ: «إِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ»[1] فَفَوَّضَ إِلَيْهِ دِينَهُ فَقَالَ: «وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَ مَا نَهَاكُمْ عَنْهُ
فَانْتَهُوا»، وَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ الْفَرَائِضَ وَلَمْ يَقْسِمْ لِلْجَدِّ شَيْئاً وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله أَطْعَمَهُ
السُّدُسَ فَأَجَازَ اللهُ جَلَّ ذِكْرُهُ لَهُ ذٰلِكَ وَ ذٰلِكَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «هٰذَا عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ». ص ۳۹/

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ نے فضائل و کمالات سے آراستہ اپنے نبی کو جب منشائے

الٰہی کے مطابق بن گئے تو فرمایا تم خلقِ عظیم پر ہو۔ پھر اپنا دین ان کے سپرد کر کے فرمایا۔ جو رسول تم کو دیں اسے لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو اور اللہ تعالیٰ نے میت کے ترکہ کی تقسیم قرار دی اور اس میں جد کے لئے کوئی حصہ قرار نہ پایا۔ رسول اللہ نے اس کے لئے چھٹا حصہ معین کیا۔ خدا نے اسے منظور کیا۔ اسی لئے خدا نے فرمایا ہے یہ ہماری عطا ہے چاہے کسی کو دے ڈالو یا روک لو۔ تم سے کوئی حساب نہ ہوگا یعنی حضرت سلیمان کی طرح آنحضرت کو امرِ دین میں مختارِ کل بنا دیا گیا تھا۔

٧ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: وَضَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ دِيَةَ الْعَيْنِ وَ دِيَةَ النَّفْسِ وَ حَرَّمَ النَّبِيذَ وَ كُلَّ مُسْكِرٍ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: وَضَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونَ جَاءَ فِيهِ شَيْءٌ؟ قَالَ: نَعَمْ لِيَعْلَمَ مَنْ يُطِيعُ الرَّسُولَ مِمَّنْ يَعْصِيهِ.

٧۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے آنکھ کی اور قتل نفس کی دیت قرار دی اور جَو کی شراب اور ہر نشہ دینے والی چیز کو حرام قرار دیا۔ ایک شخص نے امام علیہ السلام سے سوال کیا جو چیز قرآن میں نہ تھی کیا رسول اللہ نے اسے معین کیا۔ فرمایا۔ ہاں۔ تاکہ یہ جانا جائے کہ رسول کی اطاعت کرنے والا کون ہے اور معصیت کرنے والا کون۔

٨ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ: وَجَدْتُ فِي نَوَادِرِ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: لَا وَاللهِ مَا فَوَّضَ اللهُ إِلَى أَحَدٍ مِنْ خَلْقِهِ إِلَّا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَإِلَى الْأَئِمَّةِ، قَالَ عَزَّ وَجَلَّ: «إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللهُ» نساء ۴/۱۰۵
وَهِيَ جَارِيَةٌ فِي الْأَوْصِيَاءِ عليهم السلام.

٨۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا کی قسم اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے کسی کے سپرد امرِ دین کو نہیں کیا سوائے رسولؐ اور آئمہ کے اور فرمایا ہے ہم نے سچی کتاب کو تم پر نازل کیا ہے تاکہ جو کچھ اللہ نے تم کو دکھایا ہے اس کے مطابق لوگوں کے درمیان حکم کرو۔ یہی طریقہ جاری رہا اوصیائے نبی کے لئے بھی۔

٩ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْمِيثَمِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَدَّبَ رَسُولَهُ حَتَّى قَوَّمَهُ عَلَى مَا أَرَادَ، ثُمَّ فَوَّضَ إِلَيْهِ فَقَالَ عَزَّ ذِكْرُهُ: «مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا» فَمَا فَوَّضَ اللهُ إِلَى رَسُولِهِ ﷺ فَقَدْ فَوَّضَهُ إِلَيْنَا.

۹۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے، خدا نے اپنے رسولؐ کو مکارم اخلاق سے آراستہ کیا۔ جب درجہ کمال تک پہنچے تو امرِ دین کو ان کے سپرد کیا اور فرمایا جو رسولؐ تمہیں دیں اسے لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو پس جو کچھ رسولؐ کو سپرد کیا گیا ہے وہی ہم کو سپرد کیا گیا ہے۔

١٠ ـ عَلِيٌّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ صَنْدَلٍ الْخَيَّاطِ عَنْ زَيْدٍ الشَّحَّامِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَعَالَىٰ: «هٰذَا عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ» قَالَ: أَعْطَىٰ سُلَيْمَانَ مُلْكاً عَظِيماً ثُمَّ جَرَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِي رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فَكَانَ لَهُ أَنْ يُعْطِيَ مَا شَاءَ مَنْ شَاءَ وَيَمْنَعَ مَنْ شَاءَ وَأَعْطَاهُ [اللهُ] أَفْضَلَ مِمَّا أَعْطَىٰ سُلَيْمَانَ لِقَوْلِهِ: «مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا».

۱۰۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیہ ہذا عطاونا الخ کے متعلق پوچھا گیا فرمایا خدا نے سلیمان کے متعلق فرمایا ہذا عطاونا الخ اور خدا نے ان کو ملک عظیم دیا۔ پھر اس آیت کا حکم جاری ہوا رسول اللہؐ کے لئے پس حضرت کو اختیار تھا جس کو چاہیں دیں جس کو چاہیں نہ دیں ان کو سلیمان سے زیادہ دیا گیا۔

باونواں باب

آئمہ علیہم السلام سابقین میں کس سے مشابہ ہیں ان میں نبوت ماننا ممنوع ہے

(بَابُ) ۵۲

فِي أَنَّ الْأَئِمَّةَ بِمَنْ يُشْبِهُونَ مِمَّنْ مَضَىٰ وَكَرَاهِيَةِ الْقَوْلِ فِيهِمْ بِالنُّبُوَّةِ

١ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَىٰ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام: مَا مَوْضِعُ الْعُلَمَاءِ؟ قَالَ: مِثْلُ ذِي الْقَرْنَيْنِ وَصَاحِبِ سُلَيْمَانَ وَصَاحِبِ مُوسَىٰ عليهم السلام.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ علماء یعنی اوصیاء خاتم الانبیاء کا کیا مرتبہ ہے۔ فرمایا وہی جو ذو القرنین اور وصی سلیمانؑ اور وصی موسیٰؑ کا ہے۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ قَالَ: قَالَ